سورۃ التوبۃ

Lesson No 101 (Root words) (Ayah# 1 - 24)

بَرَآءَۃ ← ب - ر - ء ← ذمہ داری سے دستبردار + بری الذمہ

اللہ + آپؐ کا ان ذمہ داریوں / معاہدوں سے بری الذمہ ہونا جو

مدینہ ہجرت کرنے کے بعد عرب کے مشرکین قبائل سے کیے تھے

مسیح (حضرت عیسیٰؑ)

فسیحوا ← س - ی - ح ← سفر کرنا۔ زمین پر چلنا پھرنا سیاحت

مخزی ← خ - ز - ی ← ذلت و رسوائی

ینقصوکم ← ن - ق - ص ← کمی

انسلخ ← س - ل - خ ← کھینچنا، کھال کا اتارنا / کھینچنا۔

کسی چیز کا گزر جانا۔ سلاخ ← گوشت میں سے گزارنا۔ سلاخیں۔

وجدتموھم ← و - ج - د ← پانا — اپنی جگہ پر چھپ کر بیٹھنا + بے اندازہ

مرصد ← ر - ص - د ← کسی چیز پر گھات لگا کر بیٹھنا۔ بیٹھ۔

شیر کا گھات لگانا / راصد گاہیں۔ ان ربک لبالمرصاد۔ سورۃ فجر

دشمن سے اسطرح چھپ کر بیٹھنا کہ دوسرے کو اندازہ نہ ہو۔

ان جھنم کانت مرصادا۔ سورۃ نبا

خلوا ← خ - ل - و ← علیحدہ ہونا۔ خلاء، خلوت — Neighbour

استجارک ← ج - و - ر ← پڑوسی کیلئے۔ اجارہ داری — جار

استجارک ← پناہ مانگنا۔ پناہ دینا۔

مامنہ ← ا - م - ن ← امن کیلئے، کسی کو بے خوف کر دینا اور

وہ انسان اپنی جگہ پر پہنچ کر بیٹھتا ہے۔

یرقبوا ← ر - ق - ب ← کسی کی گردن پر نگران۔ رقیبا

الًّا ← ا - ل - ل ← ہر وہ صاف + ظاہری حالت جسکا انکار نہ ممکن ہو

قرابت داری، رشتہ داری کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

الذین، الذی ← Same Root Word — ا - ل - ل

اقربون ← نزدیکی رشتہ دار جنکا وراثت میں حصہ ہو۔

نسب ← باپ کی طرف سے رشتہ دار

اِلًّا ← ① وہ عہد جو رشتے داروں / قرابت داروں سے کیا جائے۔
② " " " ہمسایوں " " " ۔
(لغوی معنی)

صِھر ← وہ رشتہ دار جو شادی سے پیدا ہوں مطلب سسرالی رشتہ دار
بیوی کی طرف سے شوہر کے نسبی + شوہر کی طرف سے بیوی کے نسبی

ارحام ← رحم سے تعلق رکھنے والے پھوپھیاں، چچے، خالہ، ماموں

ذِمّۃ ← ذ - م - م ← عہد، ذمہ داری، عہد پیمان، عہد ذمہ داری
کسی سے بھی عہد لیا ہو

تابی ← ا - ب - ی ←

نکثو ← ن - ک - ث ← توڑنا۔ قسم یا عہد کا توڑنا۔
(لغوی معنی) لمبے کمبل + جسم کو کا ٹکڑے کر کے ادھیڑنا۔

طعنو ← ط - ع - ن ← طعنے دینا۔ عیب نکالنا۔

اَئِمَّۃ ← أ - م - م ← امام کی جگہ۔ سردار، leader

ھَمّوا ← ھ - م - م ← ~~ ~~ ارادہ کرنا۔ ہمت کرنا۔
بدء
بداءت۔

بدءوکم ← ب - د - ء ← ابتدا کرنا۔ آغاز کرنا۔

شفی ← کنارے لگ گئے۔ شفایاب ہو گئے۔

شفا ← شفتان ہونٹ تنگ
توجہ ایبل

ولیجۃ ← د - ل - ج ← داخل کرنا۔ اَدْخَل ← داخل ہونا۔
وہ دوست جس کی محبت آپ کے دل میں داخل ہو چکی ہو۔ جس کے پاس
آپ کے راز ہوں۔

عمارۃ ← ع - م - ر ← عمارت، عمر ← روح نے اتنے سال اسکے جسم کو
آباد رکھا۔

یستون ← س - و - ی ← برابر ابا کسو ←

فائزون ← فوز ← کامیابی

عشیرتکم ← عشر ← دس عشیر ساتھی عشیرۃ قبیلہ / جماعت
انسان باپ کی طرف سے متصل رشتے دار + ہر وہ شخص جو مل جل
کر رہے۔ وہ قریبی رشتے دار جن کے ساتھ انسان زندگی کے دن
گزارے۔

اقترفتموها ← ق ۔ ر ۔ ف ← زخم کا چھلکا اتارنا ۔ کمائی کرنا ۔
ناجائز کام کرنا ، ناجائز کمائی ۔ زخم خراب ہونا ہے ۔
مذمت والے کام ۔

تجارت ← اجر ← اجرت ، مزدوری کرنا ۔

کسادها ← کسد ← کمی ہونا ۔ مندا پڑنا ۔ تجارت کا مندا ہونا ۔
کم ہو جانا ۔ جیسی ہونی چاہیئے تھا ویسا نہیں ہے ۔
کساد بازاری ← معیشت نقصان پر جا رہی ہے ۔

فتربصوا ← ربص ← کسی معین مدت تک انتظار ۔
یہاں فائدہ حاصل کرنے کیلئے خاص مدت تک انتظار

Lesson # 101. (1-24) سورۃ التوبۃ

Tafseer مدنی سورت ، 16 رکوع ، 129 آیات

② مفسرین کے مطابق 14 نام ۔ 2 مشہور نام ① توبۃ + البرائت
گناہ کی معافی مانگنے پر معافی ← سب سے زیادہ دفعہ توبہ کا ذکر
دیا جانا ۔ مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان

* سورت کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے ۔
* امام رازی ← رسول ﷺ نے خود بسم اللہ نہیں لکھوائی تھی جس
صحابہ نے بھی نہیں لکھی اور اگلے لوگ بھی یہی سے کرچل رہے ہیں
یہاں پر قرآن کی حفاظت بھی مقدوم ہے کہ جیسا کیا تھا
ویسا ہی کیا گیا ۔
* حضرت عبد اللہ ابن عباس رض نے کہا ۔ کہ انہوں نے علی بن طالب رض
سے پوچھا کہ سورت کے شروع میں بسم اللہ کیوں نہیں لکھی گئی
کہا کہ بسم اللہ میں اللہ کا امان ہے ۔ اور یہ سورت کافروں

CS CamScanner

مشرکوں سے اعلان جنگ ہے یعنی اللہ ان سے بری الذمہ ہے۔ اس لیے نہیں لکھی گئی۔ یہاں سے اعلان براءت ہے۔
تسمیہ کا مطلب اللہ رحمان الرحیم ہے۔

* عربوں میں معاہدہ توڑنے پڑھا جانے والا خط بھی بغیر بسم اللہ نہیں لکھی جاتی۔

* حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب آپؐ نے علی بن طالبؓ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ وہ اعلان براءت پڑھ کر سنا دیں تو بغیر تسمیہ کے پڑھی۔ * کافر جنت میں داخل نہ ہوگا۔ * کعبہ کا ننگا طواف نہ کیا جائے گا۔

* سورۃ براءت سے پہلے سورۃ انفال مکمل ہوئی ہے۔
دونوں سورتوں کے مضامین ایک جیسے ہیں اس لیے براءت انفال کا جز لگتی ہے۔ اس لیے تسمیہ نہیں لکھی گئی۔ اور آگے بھی رکھ دیا گیا۔

* مفسرین کے مطابق اگر آپ انفال پڑھ رہے ہیں تو بغیر بسم اللہ کے توبہ پڑھ رہے ہیں۔ ورنہ اگر آپ توبہ سے شروع کر رہے ہیں تو بسم اللہ پڑھ بھی سکتے ہیں۔

* 7 بڑی سورتوں میں سے ساتویں بڑی سورت ہے۔
سورۃ توبہ ← سبع طوال

* سورت تین بڑی تقریریں

پہلی تقریر ← پانچویں رکوع کے آخر تک ← آپؐ اس سال حج پر نہیں گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر مقرر کر کے مکہ حج کیلئے بھیجا کہ یہ تقریر نازل ہوگئی۔ حضرت علیؓ کو بھیجا تاکہ وہ عرب کے تمام نمائندوں کو اجتماع میں سنا دیں۔

CamScanner

غزوہ تبوک:-

دوسری تقریر ← چھٹے رکوع سے نویں رکوع کے آخر تک ہے
غزوہ تبوک سے تھوڑی دیر پہلے جب آپ ﷺ تبوک میں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔
مسلمانوں کو جہاد پر اکسایا گیا اور سستی سے منع کیا گیا۔

تیسری تقریر ← ۱۰ رکوع سے سورت کا آخر تک
یہ غزوہ تبوک سے واپسی پر نازل ہوئی۔

* رمضان 8 ہجری میں آپ ﷺ نے مکہ فتح کر لیا۔ دیارِ عرب کا کفر و شرک کر رہے تھے اس کا خاتمہ کر دیا جائے اور اعلان کر دیا جائے۔
پھر غزوہ حنین ہوئی۔ ← قبیلہ حنازہ نے اپنی پوری قوت لگائی تھی۔ اور اللہ نے آپ ﷺ کو + مسلمانوں کو فتح دی۔ دشمنی طاقت کو بھی کچل دیا غزوہ حنین کے بعد مشرکین مکہ کی۔

8 ہجری کا اختتام پر

* مؤتہ کا مقام ← عرب کے شمالی علاقہ کی طرف
مسلمانوں کی 3 ہزار فوج رومیوں کی 1 لاکھ فوج سے ٹکرا کر دادِ شجاعت پا چکی تھی۔

* 9 ہجری میں رسول ﷺ ← 3 ہزار فوج لے کر قیصر کا مقابلہ کرنے کے شام کی طرف روانہ ہوئے۔ تبوک کے مقام پر رکے تو قیصر مقابلہ سے پہلے ہی بھاگ نکلا۔

اسلام ہر طرف پھیل گیا۔ عیسائی اسلام نہ قبول کرنے پر جزیہ دینے کیلئے تیار۔ — بس اب دستوری طور پر اعلان باقی تھا
شرک کا خاتمہ ہو چکا اب اسلام ہر طرف۔ + مؤتہ بھی پہلے

* 8 ہجری — فتح مکہ
* 8 ہجری — غزوہ حنین
* 9 ہجری — غزوہ تبوک

آیت 1 - اعلان برأت ہے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے
اُن مشرکین کیلئے جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا:

* 8 ہجری رمضان میں فتح مکہ - مسلمانوں پر عرب کے مشرکین کی طرف سے بیت اللہ میں داخلے، طواف، عبادت پر پابندی۔

* 8 ہجری میں مسلمان حج نہ کر سکے کیونکہ غزوہ حنین سے واپسی پر اتنا وقت نہ مل سکا۔

* 9 ہجری میں ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ حاجیوں کو بھیجا۔ ابھی مشرکین مکہ کے داخلے پر اللہ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں لگی تھی

* پھر مشرکین مکہ کے داخلے پر پابندی لگائی بلکہ مکمل طور پر بری الذمہ صرف

پھر آپؐ نے مدینہ میں موجود صحابہ کے مشورے پر کہ اپنے قریبی رشتہ دار کو بھیجیں کہ وہ یہ آیات پڑھے مشرکین اسکو آپؐ کا قائم مقام سمجھیں گے عام بندے کو وہ خاطر میں نہ لائیں گے۔

حضرت علیؓ نے جا کر اعلان کیا۔

* حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دسویں تاریخ کو دوسرے منادی کرنے والوں کے ساتھ مجھے بھی بھیجا۔ تاکہ یہ منادی کر دی جائے۔

اعلان برأت کی شکلیں

① اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا۔ ② نہ ہی کوئی ننگا ہو کر طواف کرے گا۔

* پھر حضرت علیؓ نے بھی منیٰ میں برأت کی منادی کی۔ جو کہ یہ بھی تھی اور جو باقی تھی وہ یہ ہیں

③ جس کافر کے ساتھ رسولؐ کا معاہدہ صلح ہے وہ مدت مقررہ تک بحال رہے گا۔

CS CamScanner

۹ ہجری میں مسلمان + مشرکین سب نے اپنے طریقے سے حج کیا۔

4. جن کفار کے ساتھ معاہدہ نہیں تھا انکو چار ماہ کی مہلت دی گئی
ہاں تو اسلام لے آئیں یا یہاں سے چلے جائیں۔

5. اس سال (۹ ہجری) کے بعد مشرک + مسلمان میں حج پر جمع نہ ہوں گے۔ (سورۃ انفال ← 58) ← یہاں ذہن سازی کی گئی اور برأت میں باقاعدہ اعلان۔

معاہدوں کی منسوخی کا اعلان عام کیا گیا - ان لوگوں کیلئے جو اسلام کے خلاف کام کر رہے تھے سوائے بنی قنانہ، بنی ضمرہ، ایک دو اور قبیلے بنی خزاعہ ⇐ جو معاہدے کو پورا کر رہے تھے۔

روم کی طرف سے اسلام کا نقصان + رسول ﷺ کی وفات + مشرکین اس چیز کے انتظار میں تھے ⇐ مشرکین یہ چاہ رہے تھے

باقی سب خلاف ورزی کر رہے تھے - اب اعلان برأت کے بعد اپنے علاقوں کو مسلمانوں کو دے دیں۔ اسلام قبول کریں ورنہ یہ جگہ چھوڑ دیں

اعلان برأت ← ۹ ہجری / 10 ذوالحج

چار ماہ کی مہلت ← 10 ربیع الثانی ← لڑنا ہے تو تیاری کریں
ملک چھوڑنا ہے تو چھوڑ جائیں۔

* اللہ رب العزت عرب کا علاقہ مشرکین مکہ سے پاک کرنا چاہتے تھے۔

3- عام اعلان ← جیسے اذان سب سنتے ہیں اسی طرح
حج اکبر کے دن — مشرکین سے بری الذمہ کا اعلان
لے حج کو ← ۱۰ ذوالحجہ — عربوں کا رواج
* عمرے کو ← حج اصغر * حج کو ← حج اکبر
حج کا اہم دن ← یوم عرفات میں حاضری
اگر عرفات میں حاضر نہ ہو تو حج نہیں ہوگا۔
خواہ تھوڑی دیر کیلئے جائے۔

حج اکبر

* فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں جو حج ہوا وہ قدیم طریقے پر تھا (کفار کے طریقے کے مطابق)
* جو ۹ ہجری میں ہوا وہ مسلمانوں نے اپنے طریقے پر اور مشرکین اپنے طریقے پر۔ ابوبکر صدیقؓ امیر تھے حاجیوں کے۔
* پھر ۱۰ ہجری میں حج مکمل اسلامی طریقے سے ہوا۔ یہ حج آپ ﷺ نے کیا۔

* حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے حاضرین سے پوچھا کہ آج کونسا دن ہے؟ تو انہوں نے کہا "یوم النحر" تو آپ ﷺ نے فرمایا "یوم الحج الاکبر"۔ آج حج اکبر کا دن ہے اور حج اکبر حج اصغر کے مقابلے میں کہا جاتا ہے۔

← انہیں عذاب کی خوشخبری دے دیجئے۔
معاہدوں کو توڑنے والے، مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے، اللہ + رسول ﷺ کو نہ ماننے والا۔

4 — وہ لوگ جنہوں نے تم سے معاہدہ خلافی نہیں کی تم بھی ان سے وفا کرو۔ ان خاص قبیلوں کے ساتھ قبیلہ بنی قینانہ + بنی ضمرہ

5 — چار مہینے سے مراد وہ چار ماہ جو مشرکین کو مہلت کیلئے دیے گئے ہیں۔
اس مہلت کے بعد محاصرہ کرو۔ انکو جہاں پاؤ انکو قتل کرو۔ انکی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو۔ گھات لگاؤ انکے لئے۔

اعلان برأت ← کہ اب مشرکین کو جگہ نہ ملے زمین میں۔
شرط ← کاروائی مشرکین کے خلاف نہ کی جائے۔ توبہ، نماز، زکوٰۃ۔

* آیت نمبر ۵ وہ آیت ہے جس پر مشہور صحابی ابوبکر صدیق رضہ نے استدلال کیا تھا کیونکہ اس زمانے میں لوگ (مشرکین) جھوٹی نبوت کا دعوہ کر رہے تھے۔ زکوۃ دینے سے انکاری تھے۔ تو مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے تھے مسلمان کہنے لگے کہ آپ انکے خلاف جنگ کر سکتے ہیں جب وہ منکر تو نہیں ہیں نہ مطلب نماز تو ادا کر رہے ہیں۔ آپ رضہ نے جہاد کا اعلان کیا۔ اور یہ آیت بتاتی کہ یہ تین شرائط ہیں انکی معافی کی۔ ایک بھی نہ کریں تو جہاد کرنا ہے۔

* حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے فرمایا تھا۔

واللہ لا اقاتن من فرق بین الصلوۃ و الزکوۃ

اللہ کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز + زکوۃ کے درمیان فرق کریں نماز تو پڑھیں اور زکوۃ ادا کرنے سے انکار

* زبان سے انکار ، * عمل سے انکار

6- اگر کوئی شخص جنگ کے درمیان تم سے اسلام کو جاننا چاہے تو تم اسکو اپنی پناہ میں لے لو اور اسکو سمجھاؤ اور اگر وہ پھر واپس جانا چاہے تو محافظت اسکو واپس اسکے مقام تک پہنچا دو پھر تم اس سے واپس جنگ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے نہیں۔

کیونکہ اس نے تم سے امان مانگی تھی اور تم نے اپنی امان میں رکھتے ہوئے حملہ کرنے کا حق نہیں۔ ایسے شخص کو فقہ اسلامی میں مستامن کہتے ہیں۔

ہے جنگ ہو رہی تھی۔

* ایران کا علاقہ خوزستان ← جہاں فتوحات ہو رہی تھیں مسلمانوں نے علاقے کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ ایک دن شہر والوں نے خود شہر کے دروازے کھول دیے اور آرام سے اپنا کام کرنے لگے۔ مسلمانوں نے حیران ہو کر پوچھا تو کہنے لگے ہمیں تو جزیہ دے کر امان مل چکی ہے۔ * یہ جنگ سے پہلے ہوتا ہے کہ یاں تو اسلام قبول کر لیا جائے۔ یاں جزیہ دے کر ذمی (حفاظت والے) بن کر رہیں۔ * اب جنگ کی تیاری تو کافی دنوں سے تھی اور محاصرہ مسلمانوں نے کافی دنوں سے کیا ہوا تھا ایسے میں ایسے امان مل جانا۔ تمہیں امان کس نے دی۔ پتہ چلا کہ ایک غلام نے سب سے چھپا کر امن کا رقعہ لکھ دیا۔ "ابو موسیٰ سپہ سالار" نے کہا کہ ایک غلام کی امان حجت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تو نہیں پتہ کہ وہ غلام تھا یاں آزاد۔

تو یہ معاملہ حضرت عمر فاروقؓ کے پاس پہنچا جو مدینہ میں مسلمانوں کے امیر تھے وہاں بیٹھ کے انکو کمان دیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔

"مسلمانوں کا غلام بھی مسلمان ہے مسد لہٰذا اسکی امان تمام مسلمانوں کی طرف سے امان ہے"۔

اب مسلمان انکے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ اب یہ بھی امان میں رہنے لگیں۔

* فتح مکہ کے موقع پر ← ام ہانی آپؐ کے پاس گئیں

آپؐ ایک پردہ ڈال کر غسل فرما رہے تھے آپؐ کے پوچھنے پر بتایا کہ میں ام ہانی ہوں۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسولؐ

میری ماں کے بیٹے علی یہ کہتے ہیں کہ وہ میرے شوہر ہبیرہ کے لڑکے کو قتل کر دیں گے جبکہ میں اُسے پناہ/امان دے چکی ہوں۔ ~~الیو~~ آپؐ نے فرمایا جسکو تم نے امان دی ہم نے بھی امان دی۔ (بخاری)

* ایران + عراق کی جنگ میں۔ خارق کے مقام پر ابو عبیدہ بن جراح + ایرانیوں کے سپہ سالار + جاپان کی افواج کا مقابلہ

جاپان شکست کھا کر گرفتار ہو گیا اسکو ایک مجاہد نے گرفتار کیا تھا۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سپہ سالار ہے۔ اُس سپہ سالار نے لاعلمی کا فائدہ اُٹھا کر اُس مجاہد سے امان لے لی اپنے دو غلام دے کر۔ اتنے میں کسی نے پہچان لیا اور ابو عبیدہ کے پاس لے گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ایسے دشمن کو چھوڑنا ہمارے لیے بہت نقصان دہ ہو سکتا ہے لیکن ایک مسلمان امان دے چکا ہے۔

* پہلی صلیبی جنگوں کے بعد ← ترادلس کے مسلمان بادشاہ نے تاعونت بوہیمان کو پیغام بھیجا کہ وہ معاہدہ کرنے کو تیار ہے۔ اور ساتھ دس گھوڑے + سونا خیر سگالی کے طور پر بھیجا۔ یہ تب کا معاملہ ہے جب مسلمانوں نے تاعونت کو امان دی لیکن وہ شہر کے تمام مسلمان مرد و عورت کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔
بوہیمان نے ترجمان کے ذریعے ~~اسد~~ مسلمانوں کے ایلچیوں کو بتایا کہ اگر وہ صدر دروازے کے اوپر والے محل میں پناہ لے لیں

تو انکو + انکی بیویوں کو پناہ دی جائے گی ۔ انکا مال واپس کر
دیا جائے گا ۔ شہر کا ایک کونہ بھی مسلمانوں کی لاشوں
سے خالی نہیں تھا ۔ چلنا پھرنا دشوار تھا ۔ جن کو امان
دی تھی ۔ ان سے انکا مال لے لیے اور بعض کو مروا دیا ۔
بعض کو غلام بنا کر بیچ ڈالا ۔
عیسائی نے امان دی تو یہ حال کیا مال بھی لے لیا
اور غلام بنا کر بیچ ڈالا یا ان مروا دیا ۔

7- ایک اور قسم مشرکین کی ⟵ وہ مشرکین جنہوں نے مکہ / مدینہ میں مسلمانوں کو تنگ کیا تھا ان کیلئے کوئی عہد نہیں سوائے بنی قنانہ ، بنی ضمرہ ، بنی ~~[illegible]~~ خزاعہ
ان سے مسجد حرام کے نزدیک عہد کیا تھا ۔
مسلمان کی ایک زبان ⟵ زبان کی قیمت

8- جب مشرکین تم پر قابو پاتے ہیں تو انکو کوئی لحاظ نہیں ہے
زبان سے بس قائل کرتے ہیں ۔ دل سے دشمنی نبھاتے ہیں
فاسق کی نشانی
* کوئی اخلاقی ذمہ داری کی پرواہ نہیں ۔
* عہد / وعدہ توڑ دیتے ہیں ۔
* خیانت کرتے ہیں ۔
* دل نفاق سے بھرے ہوئے ہیں ۔

9- ہدایت کے بدلے آگے بڑھ کر گمراہی کو تھوڑی قیمت پر پسند کیا ۔
پھر خود بھی ہدایت سے روکے اور دوسروں کو بھی روکا ۔

مشرکین مکہ

10- مکہ کے مسلمانوں کفار کے رشتے دار ہیں تھے نہ جو مسلمان ہوئے اور اسلام پھیلایا۔ تو یہ کفار کسی قرابت داری کا لحاظ نہیں کرتے۔ بڑھائی ہمیشہ / دشمنی کی پہل ہمیشہ / جنگ کی پہل، زیادتی کفار کی طرف سے ہوتی۔

11- تمہاری ناراضگی اللہ کی خاطر — تمہاری دوستی اللہ کی خاطر سب رب کی رضا کی خاطر۔

12- اگر وہ عہد توڑ کر — اسلام کے خلاف کام کریں۔ لعن طعن کریں۔ پھر انکے خلاف اعلان جنگ ہے۔

اب اگر یہ پھر معاہدہ کرنا چاہیں تو کیا معاہدہ چار ماہ ختم ہو گیا۔ اب ان سے اعلان برأت ہے۔

← اب آیت نمبر 13 سے مسلمانوں سے کلام

13- مسلمانوں کو جنگ پر ابھارا جا رہا ہے۔ دین کے معاملے میں کوئی رشتے داری / قرابت داری / دوستی کو سامنے نہ رکھیں۔ اب انقلابی قدم اٹھانے کا وقت ہے۔

مشرکین قبائل سے عہد توڑ دیا گیا۔ حرم کا علاقہ مسلمانوں کیلئے خالص کر دیا گیا۔ کعبہ کی حفاظت مسلمانوں کی ذمہ داری۔ مشرکین کیلئے بند کر دیا گیا ہے۔ صلح حدیبیہ + فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والے لوگوں کیلئے بڑا سخت وقت۔ کیونکہ مقابلے میں اُن کے اپنے بھائی تھے۔ تجارت میں بڑے اچھے دوست تھے۔ کیا تم اُن سے جنگ نہ کرو گے؟

انہوں نے رسول ﷺ کو نکالا اور قصد کیا تھا جبکہ وہ نکلنا نہ چاہتے تھے مکہ سے۔

14 ← اُن کیلئے اللہ کا عذاب اور مسلمانوں کیلئے نصرت کا اعلان
مومنوں کا دل ٹھنڈا کرے گا۔

15 ← مسلمانوں کے دلوں کی جلن / غصہ کو ٹھنڈا کرے گا۔
① مسلمانوں کو جنگ کی طرف ابھارنا
② مشرکین کو دھمکی چار ماہ کی مہلت یہ علاقہ چھوڑ دیں۔
③ پھر مسلمانوں کو نصرت اور مدد ایسی مدد کا وعدہ

16 ← جہاد کرو گے تو یہ ظاہر ہو جائے گا کہ اللہ + اسکا رسول +
مومن تمہارے ولیجۃ ہیں۔ نہ کہ کفار / مشرکین۔

* وہ لوگ جنکو اپنے کاروبار عزیز تھے انکے جہاد کنوڈی تھا۔ جو کہ انکو
مشکل لگ رہا تھا *
جہد ← انتہائی کوشش کرنا مال جان
دولت، اولاد، وطن
سونا کندن تپ کر ہی بنتا ہے۔

17 ← شرک کرنے والے + اللہ کے گھروں کی دوست کریں ← یہ ٹھیک نہیں۔
مبہم سے
مکہ کے لوگ شرک کر رہے تھے ساری کوششیں اسلام کی مخالفت
میں تھیں۔ کون مخلص ہے کون مخلص نہیں ہے اسکا امتحان
اللہ رب العزت دنیا میں ضرور لیتا ہے۔

مسجد ہمارے شعائر میں سے ہے ← جہاں صرف ایک اللہ
کی عبادت کی جاتی ہے مشرک اسکی ضد ہے تو مشرکین
کیسے اُن مقدس گھروں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔
ظاہری نشان و مشوکت ← نمازی بھی ← میں مسلمان
ہوں اور انکا ذریعہ ہیں۔

مساجد سے مراد ← اگرچہ اس سے مراد مسجد حرام ہے اور اُس
سے مراد تمام مساجد دنیا کی ہیں اور اُنکا قبلہ خانہ کعبہ ہے
* حرم کے اردگرد کفار رہتے تھے - 360 حرام میں بت رکھے ہوئے
تھے۔ ننگے طواف کرتے تھے۔ سیٹیاں مارتے تھے۔

مشرکین اللہ کو مانتے تو تھے لیکن وہ شرک کرتے تھے۔
صفا و مروہ میں وہ سعی کرتے تھے لیکن وہاں نائلہ + اساف
نامی بت وہاں رکھ دیے تھے کہ وہ شرک بھی کر لیتے تھے۔
مسلمانوں جب وہاں سعی کی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ بت یہاں
پڑے ہیں اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم ~~عبادت~~ انکی پوجا کر رہے
ہیں۔ تو کہا گیا تھا کہ آپ کر لیں بعد میں بت وہاں سے
ہٹا دیے گئے تھے۔

* ایسے لوگ اللہ کی ذات + حقوق میں شرک کرتے تھے۔
مشرکین حالانکہ وہاں پانی پلاتے تھے کھانا کھلاتے تھے
لیکن وہ شرک کرتے تھے۔ تو سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

* مشرک لوگ اللہ کو کہتے تھے کہ ہم کافر ہیں لیکن ساتھ کہتے
تھے کہ ہم اپنے بتوں کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتے اور
یہ مشرکانہ فعل وہ مساجد (پاک جگہوں) پر بیٹھ کر کرتے
تو سزا بڑھ گئی۔ * وہ کہتے تھے (مشرک)

"لا شریک لک ، الا شریک لک وتملک"

18 - اللہ + آخرت پر ایمان + نماز ادا + زکوٰۃ دینا + صرف اللہ (عقائد، عبادت)
سے ڈرنا ← ایسے لوگ مسجد آباد کر سکتے ہیں۔
نماز پڑھنے آنا، صفائی کرنا، روشن کرنا، مرمت کرنا۔
اہل مکہ بہت مہمان نواز تھے لیکن وہ مشرکانہ افعال بھی
ساتھ کرتے تھے۔

کسی کی عبادت + عقیدہ درست نہیں تبھی مساجد کی ذمہ داری
دی جا سکتی ہے۔

* آپ ﷺ نے فرمایا۔
اگر کسی نے اللہ کی رضا جوئی کیلئے مسجد بنائی اللہ ایسا ہی
گھر بہشت میں اُسے دے گا۔ (بخاری)

* آپ ﷺ نے فرمایا۔

اگر تم کسی آدمی کو مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اسکی گواہی دو۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا جو اللہ + آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہی آتے ہیں۔ جنکے ایمان میں کمی ہے وہ نہیں آتے۔ اس لیے آنے والوں کے ایمان کی گواہی دو۔

* آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس دن 7 آدمیوں کو عرش کے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اسکے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ ہوگا جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہوگا۔

"قلبٌ معلقٌ فی المسجد" جنکا دل مسجد میں معلق ہے۔

* آپ ﷺ نے فرمایا۔

فرشتے اس شخص کیلئے دعا کرتے ہیں۔ جو مسجد میں نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ اسکا وضو ناپاکی (حدث) ہو۔ وہ کہتے ہیں یا اللہ اسکو معاف کر بخش دے۔ (بخاری)

* حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص مجھے کنکر مارتا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ عمر بن خطاب ہیں۔ کہنے لگے جاؤ ان دو آدمیوں کو بلا لاؤ۔ کیا میں بلا لایا۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ کہاں سے آئے ہو کہنے لگے طائف سے۔ تو فرمایا اگر تم اس شہر سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کہ رسول ﷺ کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو۔

19 ← سوالیہ انداز ← تم کیسے پانی پلانے کو چند نمائشی مذہبی اعمال کرکے اس شخص کے برابر ہو گئے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر۔

اس آیت میں مشرک + مسلمان دونوں مخاطب ہیں۔

(آباد کرنا - اعتکاف)

(مسجد کی مرمت، روشن کرنا۔ غلاف بدلنا خانہ کعبہ کا - حاجیوں کو پانی پلانا، انکی ضروریات کو پورا کر دینا۔)

• سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں آپ ﷺ کے پاس منبر کے پاس بیٹھا تھا

اور آپ ﷺ منبر پر تھے۔ ایک شخص نے کہا مجھے کوئی پرواہ نہیں سوائے

حاجیوں کو پانی پلانے کے کوئی نیک کام نہ کروں۔ دوسرے نے کہا سوائے مسجد کی

مرمت کے۔ تیسرے نے کہا اللہ کی راہ میں جہاد اس سے افضل ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم اپنی آوازیں منبر رسول ﷺ کے پیچھے ہوتے

اونچی کرتے ہو تو سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جمعہ کا دن تھا اور حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جاؤں گا آپ ﷺ کے پاس اور جس بات پر

تم اختلاف کرتے ہو پوچھوں گا تو یہ آیات نازل ہو گئیں۔

(امام مسلم)

انسان کے سارے اعمال کا فیصلہ اللہ کے نزدیک ہے کس کے زیادہ کس کا کم

کونسا عمل افضل ہے اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ ← بہترین عمل ہے لیکن تب جب رب کی رضا

شامل ہو

• ہجرت اگر اللہ کیلئے ہے تو فائدہ بھی اللہ کی طرف سے

لیکن اگر اپنے ذاتی مقصد کیلئے تو پھر وہ صرف تمہارے خود

کیلئے ہے۔

مکہ سے جب ہجرت کی گئی تو وہ اپنا مال چھوڑ کر آئے تھے۔

(دولت، صلاحیت، بچے، بیوی، ہر قیمتی شے)

پیغمبروں نے 40، 50 سال کی عمر میں پیغمبری سے نوازا

گیا اور انہوں نے کام شروع کیا۔

• آپ ﷺ نے 50 سال کی عمر میں سب سے مشکل سفر طائف

کا پیدل کیا۔

آپ کے پاس جو صلاحیتیں ہیں اسے اللہ کی راہ میں خرچ

کردیں۔ جو اللہ کی نظر میں کامیاب وہی آگے کامیاب ہوگا۔

ان اللہ عندہ اجر عظیمہ

21.22 ← کامیاب لوگوں کا اجرِ عظیم ہے آخرت میں دیا دیا جائے گا۔

اللہ رب العزت آپ سے ایسے راضی ہو جائیں کہ

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ○ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

23 ← ایسے لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر و شرک کو ترجیح دیں۔ اس میں ہر تعلق شامل ہے ماں باپ، سگے بہن بھائی، میاں بیوی، بچے ← اگر یہ اللہ + اسکے رسول ﷺ کی محبت سے بڑھ جائیں۔ ہاں ٹکراؤ کریں یا محبت میں بڑھ جائیں تو چھوڑ دو۔

ایمان عمل کی روح + ایمان غلط اعمال کے ساتھ نہیں

ساری باکی رضا کی خاطر

قناعت + غنی کی زندگی ← ایمان کی پرواہ کریں۔

24 ← اللہ رب العزت نے یہ آٹھ چیزیں گنوائی ہیں کہ جب آپ کچھ نیکی کا ارادہ کرتے ہیں تو یہ چیزیں میں محبوب چیزیں آپکی راہ کی رکاوٹ بنتی ہیں۔

آپ کے پاس دو آپشن ہیں۔

8 محبوب چیزیں OR اللہ + اسکا رسول ﷺ

کا مطالبہ

← حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اے اللہ کے نبی! مجھے آپ اپنی ذات کے بعد سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمر تمہارا تو ایمان ہی مکمل نہیں جب تک کہ میں تمہیں تمہاری ذات سے بھی زیادہ نہ عزیز ہو جاؤں۔ تو اگلے لمحے وہ کہنے لگا اللہ کے نبی آپ ﷺ مجھے میری ذات سے زیادہ عزیز ہیں۔

(بخاری)

* حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ فیصلے سے مراد آخرت کا فیصلہ ہے

تلوار سے جہاد کے علاوہ - گناہوں سے جہاد ، اپنے نفس سے جہاد

کرو -

← اِن بتوں کو توڑنا پڑے گا - ورنہ آپ کو کچھ حاصل نہ ہوگا -